زندہ خدا کی زندہ قدرتوں کا مشاہدہ کئے بغیر ہم توحید کامل پر قائم نہیں ہو سکتے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷؍جون ۱۹۶۸ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

☆ زندہ خدا کی زندہ طاقتوں کا مشاہدہ اس پاک وجود کی صفات کے جلوؤں کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔

☆ دن کے بعد جو رات آتی ہے وہ قرب الٰہی اور مقام محمود کے حصول کے سامان بھی پیدا کرتی ہے۔

☆ مومن کے لئے کوئی تدبیر مکمل نہیں ہوتی۔ جب تک دعا اس کا جزو لازم نہیں ہوتا۔

☆ جب رَحِیمیّت کا دروازہ نہ کھلے تو ہمیں رَحمانیّت کے دروازہ پر جا کے کھڑے ہو جانا چاہئے۔

☆ زندہ خدا کی زندہ قدرتوں کے بغیر ہم توحید کامل پر قائم نہیں ہو سکتے۔

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

’’جب تک زندہ خدا کی زندہ طاقتیں انسان مشاہدہ نہیں کرتا شیطان اس کے دل سے نہیں نکلتا اور نہ سچی توحید اس کے دل میں داخل ہوتی ہے اور نہ یقینی طور پر وہ خدا کی ہستی کا قائل ہوسکتا ہے‘‘۔

زندہ خدا کی زندہ طاقتوں کا مشاہدہ اس پاک وجود کی صفات کے جلوؤں کے ذریعہ سے ہوتا ہے جو صفات باری انسان سے تعلق رکھتی ہیں ان کا کامل علم اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں دیا ہے ان صفات میں سے چار اُمہات الصفات ہیں یعنی بنیادی صفات باری ہیں جن کا ذکر سورہ فاتحہ میں آتا ہے۔ رَبّ، رَحْمٰنُ، رَحِیم، اور مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۔ان صفات میں سے رَحْمٰنُ اور رَحِیم کے متعلق اس وقت میں مختصراً کچھ کہنا چاہتا ہوں صفت رحمٰن کے جلوے ہمیں دو قسم کے (اصولی طور پر) نظر آتے ہیں ایک وہ احکام وقوانین ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہماری پیدائش سے بھی پہلے اس عالمین میں اس لئے جاری ہوئے کہ انسان کو اس کے نتیجہ میں فائدہ پہنچے مثلاً اللہ تعالیٰ نے ہماری بقا کے لئے ہماری پیدائش سے بھی پہلے اور ہمارے کسی عمل کے نتیجہ کے طور پر نہیں بلکہ محض رحمانیت کی صفت کے اظہار کے لئے ہوا کو پیدا کیا تا کہ ہم سانس لیں اور زندہ رہیں ہماری غذائی احتیاجوں اور ہمارے جسمانی نظام کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے سورج بنا دیا اور اس کا ایک خاص تعلق زمین سے قائم کیا سورج اور زمین کا باہمی تعلق دن اور رات کو پیدا کرتا ہے اور ہمارے آرام اور ہمارے کام کے سامان اس کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں اگر بارہ مہینے رات ہی رہتی تو انسان اس قسم کی دنیوی ترقیات حاصل نہ کرسکتا جو وہ کر چکا ہے کر رہا ہے اور کرتا چلا جائے گا اس لئے بھی کہ روشنی کے ذریعہ بہت سے کام کئے جاتے ہیں ہماری ترقی

میں روشنی یا سورج کی کرنوں کا بڑا دخل ہے مثلاً سائنس کی ترقی میں اس طرح کہ سورج کی کرنوں کے اثر کے نتیجہ میں ہماری زمین میں بہت سی خاصیتیں پیدا ہوتی ہیں جس کے نتیجہ میں زراعت کا علم ترقی کرتا ہے اور زراعتی علم نے ترقی کی ہے اور آئندہ بھی ترقی کرتا رہے گا اور پھر اگر سردی زیادہ ہو جاتی ہمیشہ اندھیرا رہنے کے باعث تو انسان کے لئے کام کرنا بڑا مشکل ہو جاتا اگر بارہ مہینے سورج ہی نکلا رہتا تو زمین جل کے کوئلہ ہو جاتی اس معنی میں کہ اس کی بہت سی خصوصیات مر جاتیں اور انسان اس سے فائدہ نہ اٹھاتا اور آرام کرنا بھی اس کے لئے مشکل ہو جاتا اور یہ زمین انسانی رہائش کے قابل نہ رہتی اور بے آباد ہوتی پس بے شمار ایسی چیزیں اور ایسی خاصیتیں اور ایسے ستارے جو ہم سے دور ہیں اور ایسے سامان جو اس دنیا میں ہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے تا کہ انسان جسمانی اور روحانی لحاظ سے ترقی کر سکے کیونکہ دن کے بعد جو رات آتی ہے وہ قرب الٰہی، مقام محمود کے حصول کے سامان بھی پیدا کرتی ہے اگر دن ہی ہوتا بارہ مہینے کا تو انسان کے لئے روحانی طور پر مقام محمود تک پہنچنا مشکل ہو جاتا بہر حال یہ ایسی چیزیں ہیں کہ ہماری پیدائش سے پہلے نسل انسانی کی پیدائش سے بھی پہلے رحمٰن خدا نے اپنے کامل علم اور کامل رحمت کے نتیجہ میں انسان کے لئے پیدا کی ہیں۔

ایک دوسری قسم کے رحمانیت کے جلوے ہیں جو روز بروز لحظہ بہ لحظہ، گھڑی بہ گھڑی ہمیں نظر آتے ہیں ان کی طرف میں بعد میں جاؤں گا پہلے میں رحیمیت کو لیتا ہوں یہ ایک حقیقت ہے کہ خدا کی صفت رحیمیت ہماری تدبیر میں برکت ڈالتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے لطیف پیرایہ میں ہمیں بتایا ہے کہ دعا بھی ایک تدبیر ہی ہے اور جب مادی تدبیر ہم انتہاء کو پہنچا دیتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مادی تدبیر کے لحاظ سے جو احکام جاری کئے جو قانون وضع کئے تھے وہ تدبیر تو ہم نے کمال کو پہنچا دی لیکن یہ ایک مومن کا دل کہتا ہے کہ اب بھی مجھے میرے ربّ رحیم کی ضرورت ہے اور وہ دعا کرتا ہے کہ اے میرے رحیم خدا میری تدبیر کے بہتر نتائج نکال پس ایک مومن کے لئے کوئی تدبیر مکمل نہیں ہوتی جب تک دعا اس کا جزو لازم نہیں ہوتا۔

پس رحیمیت کے ساتھ عاجزانہ پرسوز دعاؤں کا بڑا گہرا تعلق ہے اگر یہ نہ ہو تو انسان مشرک بن جائے اگر وہ یہ سمجھے کہ مادی تدبیر کافی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کی کوئی ضرورت نہیں تو وہ مشرک بن گیا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ تو بتایا ہے کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں دنیا میں کہ اگرچہ وہ ہم پر

ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی ہماری معرفت رکھتے ہیں لیکن دنیا کمانے کے لئے جو دنیوی تدابیر وہ اختیار کرتے ہیں ان میں ہم انہیں کامیاب کر دیتے ہیں اور اس ورلی زندگی کا آرام و آسائش انہیں حاصل ہو جاتی ہے کیونکہ سعی اور کوشش میں بھی دعا مخفی ہوتی ہے لیکن خدا کا ایک مومن بندہ صرف اس بات پر راضی نہیں ہوسکتا کہ اس نے تدبیر کی اور خدا تعالیٰ کی رحیمیت نے اس کی تدبیر کو صرف اس دنیا میں کامیاب کر دیا اور اُخروی دنیا میں اس کے لئے اس کے نتیجہ میں کوئی ثواب مقدر نہیں کیا کیونکہ ایک مومن جانتا ہے کہ چونکہ اُخروی زندگی یقینی ہے اس لئے ایک تسلسل زندگی کا ہے موت تو ایک پردہ ہے گرا رہتا ہے پھر اُٹھ جاتا ہے پھر انسان دوسری دنیا میں داخل ہو جاتا ہے جب تک اسے یہ یقین نہ ہو کہ میری زندگی کا تسلسل خدا کی رحمت کے سائے میں رہے گا اسے حقیقی آرام نہیں حاصل ہوسکتا۔

پس دعا تدبیر کا ایک لازمی حصہ ہے بلکہ یہ بھی ایک تدبیر ہی ہے ایک تدبیر ہم مادی ذرائع سے کرتے ہیں اور ایک تدبیر ہم دعا کے ذریعہ سے کرتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اشیاء میں اس کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ہم کوئی تدبیر کرتے ہیں تو اس کا فضل مومن کے شامل حال اس رنگ میں ہوتا ہے کہ دنیا میں بھی وہ کامیاب ہوتا ہے اور اُخروی زندگی میں بھی لیکن جو لوگ ایسے ہیں کہ جن کی ساری کوششیں اسی دنیا میں گم ہوگئیں اور ان کی ساری زندگیاں اسی دنیا کے لئے ہوگئیں جنہوں نے اپنے پیدا کرنے والے ربّ کو بھلا دیا اور اس سے نہ کسی خیر کی امید چاہی اور نہ کوئی خیر انہیں ملی اسی دنیا کی تدبیر کے نتیجہ میں صرف اس دنیا کی کامیابیاں انہیں رحیمیت کے طفیل حاصل ہو جاتی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کے اس قسم کے جلوے روز ہمیں نظر آتے ہیں پس بعض خدائے رحیم سے محض دنیا کے فوائد حاصل کرتے ہیں۔ (اس کے وعدہ کے مطابق) بعض وہ بھی ہیں جو اپنے خدائے رحیم سے اس دنیا کے فائدے بھی حاصل کرتے ہیں اور اُخروی زندگی کے فائدے بھی حاصل کرتے ہیں کیونکہ وہ اس یقین کامل پر قائم ہوتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے لینا ہے اپنے ربّ سے لینا ہے۔

خدا تعالیٰ کی رحمانیت کے جلوے ایک دوسرے رنگ میں بھی ہمیں نظر آتے ہیں وہ اس طرح پر کہ بعض دفعہ ہر تدبیر ناکام ہو جاتی ہے بعض دفعہ کوئی تدبیر سوجھتی ہی نہیں مثلاً ایک مریض ہے ڈاکٹر کہتے ہیں ہم صحیح تشخیص پہ پہنچے ہیں مثلاً کہتے ہیں کہ اس مریض کو کینسر کی بیماری ہے اور جتنی دوائیں اس وقت تک انسان کو اس مرض کے علاج کے لئے معلوم ہیں وہ استعمال کرتے ہیں ایلو پیتھک، بھی طبّ یونانی

ہومیو پیتھک بھی اور صدری نسخے بھی لیکن ہر قسم کی دوا دینے کے بعد بھی مرض کو افاقہ نہیں ہوتا۔

ایک ایسا مریض ڈاکٹروں کے پاس جاتا ہے دنیا کے چوٹی کے ڈاکٹر معائنہ کرتے ہیں اور نہیں سمجھ سکتے کہ اس کو مرض کیا ہے؟ مرض کی تشخیص ہی نہیں ہوسکتی ابھی پچھلے دنوں ہمارے ایک احمدی دوست چوہدری عبدالرحمٰن صاحب جو انگلستان میں ہیں ان کو بخار آنے لگا (پہلے بھی اسی قسم کی بیماری میں وہ مبتلا ہوئے تھے پھر آرام آ گیا اور اب پھر ان کو اسی بیماری کا حملہ ہوا) ہسپتال میں رہے بڑا ترقی یافتہ ملک ہے بڑے ماہر ڈاکٹر ہیں بڑے تجربہ کار معالج ہیں مہینہ ڈیڑھ مہینہ ہسپتال میں رکھا پتہ نہیں لگتا کہ بیماری کیا ہے اگر بیماری کا پتہ ہی نہ لگے تو علاج کیسے ہو کیا دوا دینی چاہئے اس کا بھی پتہ نہیں لگ سکتا اور اگر دوا کا پتہ نہ لگے تو مادی تدبیر نہیں کی جاسکتی اور رحیمیت کے جلوے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا رحیمیت کا جلوہ تو وہاں نظر آتا ہے جہاں تدبیر اپنے کمال کو پہنچے۔

پس بعض دفعہ تدبیر ناکام ہو جاتی ہے ہر قسم کی تدبیر کی جاتی ہے اور اس کا نتیجہ کوئی نہیں نکلتا کئی دوست خط لکھتے ہیں کہ تجارت کرتے ہیں ہر قسم کے جتن کر دیکھے ہیں فائدہ نہیں ہوتا جس چیز میں ہاتھ ڈالتے ہیں نقصان ہوتا ہے ہر قسم کی تدبیر کی احمدی تو تدبیر کا ایک لازمی حصہ چونکہ دعا کو بھی سمجھتا ہے اس لئے وہ دعا جو تدبیر کا حصہ بنتی اور مادی تدبیر کی کامیابی کے لئے کی جاتی ہے اور خدا کی صفت رحیمیت کو جوش میں لاتی ہے وہ بھی کی گئی اور ناکام ہوگئی۔ پس انتہائی تدبیر کی کیونکہ مادی تدبیر بھی کی اور اس کے بہتر نتائج کے لئے دعا کی صورت میں روحانی تدبیر بھی کی لیکن نتیجہ سوائے ناکامی کے کچھ نہ نکلا ایسے دوست بہت پریشان ہوتے ہیں اور پریشانی کا باعث یہ بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کی صفت کیوں ہمارے حق میں جوش میں نہیں آتی پس بعض دوست پریشانیاں اٹھاتے ہیں ناکامیوں کا منہ دیکھتے ہیں اور میں بھی ان کے لئے پریشان ہوتا ہوں۔ پس اگر تدبیر ناکام ہو جائے یا اگر تدبیر سوجھے ہی نہ ہر دو صورتوں میں ہمیں خدائے رحمٰن کا دروازہ کھٹکھٹانا چاہئے جس وقت مریض لاعلاج قرار دے دیا جاتا ہے اور مادی تدبیر کو کامیاب اور نتیجہ خیز بنانے کے لئے کی گئی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تقدیر مبرم ہے اس وقت اگر رحمان کی صفت رحمانیت کے آگے عاجزی اختیار کی جائے اور اپنے رحمان خدا سے یہ کہا جائے کہ اے ہمارے ربّ! تو رحیم بھی ہے، تو رحمٰن بھی ہے، ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم تیری صفت رحیمیت کا دروازہ کھلوانے میں ناکام ہوئے ہیں اب ہم تیری رحمٰن ہونے کی صفت کے حضور جھکتے

ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ نہ ہمارا کوئی عمل نہ کوئی تدبیر جس طرح تو نے سورج اور چاند کو نیز بے شمار ستاروں کو ہماری فلاح اور بہبود کے لئے پیدا کیا ہے اب بھی اپنی رحمانیت کی صفت کا ایک جلوہ دکھا اور یہ کام کر دے۔

تو جب رشتے دار مایوس ہو جاتے ہیں اور طبیب مریض کو لاعلاج قرار دیتا ہے اور وہ دعائیں جو تدبیر کا ہی حصہ ہیں، تدبیر بھی ہیں، وہ بھی قبولیت حاصل نہیں کرتیں اس وقت اگر ہم رحمٰن خدا کا دروازہ کھٹکھٹائیں تو بسا اوقات وہ ہمارے لئے کھولا جاتا ہے۔ ہمارے ربّ نے جس طرح بے شمار چیزیں ہمارے اعمال سے بھی پہلے ہمارے لئے پیدا کر دی تھیں اور ان کو ہماری خدمت میں لگا دیا تھا وہ خدائے رحمان اپنی تمام قدرتوں اور طاقتوں کے ساتھ آج بھی اسی طرح زندہ ہے جس طرح آج سے پہلے تھا۔

غرض جب رحیمیت کا دروازہ نہ کھلے تو ہمیں رحمانیت کے دروازے پہ جا کے کھڑے ہو جانا چاہئے اور یہ عرض کرنا چاہئے کہ تدبیریں تو نے پیدا کیں، ان کے استعمال کا ہمیں حکم دیا، تدبیروں کو کمال تک پہنچانے کے لئے تدبیر کا ہی ایک حصہ بنا کر تدبیر کی کامیابی کے لئے دعا کا ہم کو حکم دیا، ہم نے اپنے جتن کئے، ہم کامیاب نہیں ہوئے اس لئے تو ہمارے لئے اپنی صفت رحمانیت کو جوش میں لا اور ہماری ضرورت کو پورا کر جس طرح بے شمار ضرورتیں تو نے ہمارے بغیر کسی عمل اور استحقاق کے اس سے پہلے پوری کر دیں۔

یہ رحمٰن کا جلوہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب لنڈن نے دیکھا ڈاکٹروں نے کہا تشخیص نہیں کر سکتے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو شفا دے دی بڑا کام کرنے والے ہیں وہ بڑا وقت دیتے ہیں جماعتی کاموں کے لئے چار پانچ روز ہوئے ان کا خط آیا ہے کہ میں اب ہسپتال سے گھر آ گیا ہوں بڑا خوش ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پھر توفیق دی ہے جماعتی کاموں کے کرنے کی تو ہم نے ان کی وساطت سے اور اُنہوں نے اپنی ذات میں خدائے رحمٰن کی رحمانیت کا جلوہ دیکھا۔

پس جو دوست مثلاً اپنی تجارت میں ناکام رہتے ہیں اور بعض تو میرے علم میں ایسے بھی ہیں کہ ساری عمر انہوں نے ناکامیوں کا منہ دیکھا ہے ان کو اس طرف متوجہ ہونا چاہئے کہ وہ اللہ کی صفت رحمانیت کا در کھٹکھٹائیں اور اس سے مدد حاصل کریں کیونکہ اگر یہ سچ ہے اور یقیناً یہ سچ ہے، کہ جو نعمتیں اور جو مفید چیزیں اللہ تعالیٰ نے ہماری پیدائش سے بھی پہلے ہمارے لئے اور ہماری خدمت کے لئے پیدا کیں ان کا

شمار انسان سے نہیں ہوسکتا تو جس رحمان نے اتنی نعمتیں ہماری کسی خدمت یا ہمارے کسی عمل کے نتیجہ میں نہیں بلکہ صرف رحمت کے نتیجہ میں پیدا کیں اس کے متعلق ہم یہ بدظنی نہیں کر سکتے کہ ہماری زندگی میں اگر کسی وقت ضرورت پڑے تو وہ خدائے رحمٰن ہماری مدد کو نہیں آئے گا ہماری پیدائش سے پہلے بھی اس نے ہماری مدد کی ہمارے فائدہ کی سوچتا رہا ہے تو ہماری پیدائش کے بعد وہ کیسے ہمیں دھتکار دے گا اگر ہم واقع میں اپنے دل میں اس کی معرفت رکھتے اور اس کی صفت رحمانیت پر کامل یقین رکھتے ہیں تو یقیناً رحمان خدا کی صفت کا دروازہ ہمارے لئے کھولا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی اس قسم کی رحمتوں کے سامان ہمارے لئے پیدا کئے جائیں گے۔

پس اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت صرف پہلے زمانوں سے ہی تعلق نہیں رکھتی بلکہ ہماری زندگی میں بھی اس کے جلوے نظر آتے ہیں میں نے بعض مثالیں دی ہیں لیکن ہر انسان کی زندگی میں ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ اپنی طرف سے ہر تدبیر کر چکا اور ناکام رہا اس کو اس وقت خدائے رحمٰن کی طرف متوجہ ہونا چاہئے اور جو متوجہ ہوتے ہیں ان کے لئے یہ دروازہ کھولا جاتا ہے اور صفت رحمانیت کے وہ جلوے دیکھتے ہیں۔ پس زندہ خدا کی زندہ قدرتوں کے بغیر ہم توحید کامل پر قائم نہیں ہوسکتے اور زندہ خدا کی زندہ قدرتیں جن صفات سے ظاہر ہوتی ہیں ان میں سے دو صفات رَحِیۡمِیَّت اور رَحۡمَانِیَّت کی صفات ہیں۔

رَحِیۡمِیَّت کی صفت ہم پر یہ ذمہ داری عائد کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس کام کے لئے جو سامان پیدا کئے ہیں ان سامانوں کو بہترین رنگ میں ہم استعمال کریں اور ساتھ ہی روحانی تدبیر سے بھی کام لیں اور اس طرح اپنی تدبیر کو کمال تک پہنچائیں کیونکہ اگر تدبیر اپنے کمال کو نہ پہنچے تو بے نتیجہ ثابت ہوتی ہے پس تدبیر کو انتہا تک پہنچانا ضروری ہے عقلاً بھی اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی روشنی میں بھی جب انسان اس دنیا میں تدبیر کو اپنے کمال تک پہنچاتا ہے تو اس کے نتیجہ میں صفت رَحِیۡمِیَّت کا وہ جلوہ دیکھتا ہے اور کامیاب ہو جاتا ہے دنیادار انسان جو خدا پر یقین نہیں رکھتا وہ رحیمیت کا جلوہ تو دیکھتا ہے مگر وہ بدقسمت اسے پہچانتا نہیں وہ سمجھتا ہے کہ وہ اپنے زور سے کامیاب ہوا وہ یہ نہیں دیکھتا کہ اس کے دائیں بائیں آگے پیچھے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اس کی طرح ہی تدبیر کو اپنی انتہاء تک پہنچایا مگر وہ کامیاب نہیں ہوئے مثلاً سائنس دان ہیں ایک ایک مسئلہ کے حل کے لئے بعض دفعہ دو دو سَو سائنسدان تحقیق میں لگے ہوتے ہیں اور صرف

ایک یا دو اس مسئلے کو حل کر پاتے ہیں اور باقی ناکام رہ جاتے ہیں حالانکہ تدبیر بظاہر ایک جیسی تھی اب جو دو کامیاب ہوئے یا ایک کامیاب ہوا تو وہ سمجھتا ہے کہ میں اپنی تدبیر سے کامیاب ہوا اور وہ یہ نہیں دیکھتا کہ ایک سو ننانوے دوسرے سائنسدان جو ہیں وہ اسی قسم کی تدبیر کرنے کے باوجود ناکام کیسے ہو گئے؟

پس اللہ تعالیٰ بعض پر رحیمیت کا جلوہ ظاہر کر دیتا ہے یہ جلوہ تو وہ دیکھتے ہیں لیکن صرف دنیا کی آنکھ رکھتے ہیں روحانی بینائی سے محروم ہیں اس لئے ان جلووں کے باوجود وہ خدائے رحیم کی معرفت سے محروم رہ جاتے ہیں۔

رَحِیْمِیَّت کے جلوے جماعت مومنین بھی ہر روز ہی دیکھتی ہے کیونکہ بعض کام ایسے ہیں کہ ان کے لئے بیس منٹ کی تدبیر کرنی پڑتی ہے اور بعض کام ایسے ہیں جن کے لئے گھنٹہ کی تدبیر کرنی پڑتی ہے اور بعض کام ایسے ہیں جن کے لئے دو گھنٹے کی تدبیر کرنی پڑتی ہے ہر کام کے لئے ایک وقت اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہوا ہے اور بہت سی تدبیریں دن کے ایک حصہ میں ہی کمال کو پہنچ جاتی ہیں مثلاً عورت نے گھر میں کھانا پکانا ہوتا ہے کوئی ایک گھنٹہ میں کھانا تیار کر لیتی ہے کوئی دو گھنٹہ میں اگر کوئی عورت یہ سمجھے کہ میں نے تدبیر کر لی اور کھانا پک گیا اب مجھے اپنے ربّ کی رحمت کی ضرورت نہیں تو ایسی عورت کو سبق دینے کے لئے اللہ تعالیٰ کبھی اس طرح بھی کرتا ہے کہ جس وقت بڑے شوق اور محنت سے وہ سالن تیار کر چکی ہوتی ہے اور خوش ہوتی ہے کہ میرے بچوں کو، میرے خاوند کو اچھی غذا مل جائے گی تو ایک بچہ دوڑتا آتا ہے اور اس کی ٹھوکر سے ساری ہنڈیا چولہے کے اندر گر جاتی ہے اللہ تعالیٰ بتانا چاہتا ہے کہ تیری تدبیر کافی نہیں میرا فضل جب تک ساتھ نہ ہو انسان کامیاب نہیں ہو سکتا۔

کافر اور منکر کہتا ہے یہ حادثہ ہے مومن کہتا ہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰه مجھ سے کوئی گناہ سرزد ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میری تدبیر کے ساتھ شامل نہ ہوئی اس طرح اللہ تعالیٰ ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ جب تک میری رَحِیْمِیَّت کا جلوہ تمہاری تدبیر کے ساتھ نہیں ہوگا تم کامیاب نہیں ہو سکتے۔

اسی طرح ہمیں اپنی زندگیوں میں اپنے ماحول میں بھی یہ نظر آتا ہے کہ کبھی تو تدبیر ہی نہیں سوجھتی کہ کیا کریں کیا نہ کریں کبھی ساری تدبیریں کر لینے کے بعد بھی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلتا خدا اس وقت اپنے بندے کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ میرا فضل اگر تم نے حاصل کرنا ہے تو میری صفت رحمانیت کے ذریعہ حاصل کر سکتے ہو دوسری صفات کا جلوہ میں تمہارے لئے نہیں دکھاؤں گا ایسے بندے کو رحمان کی طرف جھکنا چاہئے

اوراس وقت جو دعا ہوگی دراصل تدبیر کا حصہ نہیں ہوگی کیونکہ یہ دعا مادی تدبیر کی کامیابی کے لئے نہیں بلکہ یہ دعا تو ایک عاجز بندے کے عجز کا اظہار ہے بندہ اس خدائے رحمٰن کے دروازے کے پاس جا کے بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ اے رحمان خدا! میں نے دعائیں بھی کر لیں میں نے تدبیر بھی کر لی مگر ناکامی ہے کہ مجھے چھوڑتی نہیں اب میں تیرے پاس آیا ہوں جس طرح تو نے پہلے رحمانیت کے جلوے مجھے دکھائے اب بھی دکھا!

تو یہ وہ دعا نہیں جو تدبیر کا حصہ بنتی ہے بلکہ محض عاجزی کا بے بسی کا اظہار ہے کہ تدبیر بے نتیجہ ثابت ہوئی تدبیر کے نتیجہ خیز ہونے کی دعا بھی رد ہوگئی بلا استحقاق دے اے میرے رحمٰن خدا اور بہت ہیں جو اس طرح خدائے رحمٰن کی رحمانیت کے جلوے دیکھتے ہیں ہم ہر روز اپنی زندگیوں میں اپنے گھروں میں اپنے ماحول میں اپنی جماعت میں اپنی دنیا میں جس میں ہم اپنی زندگی گزار رہے ہیں رحیمیت اور رحمانیت کے جلوے دیکھتے ہیں اور زندہ خدا کی زندہ تجلیات کا مشاہدہ کرتے ہیں اور جن کو اللہ تعالیٰ اپنی صفات کے جلوؤں کے مشاہدہ کی توفیق اور معرفت عطا کرے وہی لوگ ہیں جو توحید خالص پر قائم ہیں اور حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کے مطیع اور فرمانبردار اور جاں نثار ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی حقیقی توحید پر قائم کرے اور محبت اور پیار حسن اور احسان کے جو جلوے ہمارے سامنے وہ ظاہر کرتا ہے ہم میں سے ہر ایک کو خود ہی توفیق عطا کرے کہ ہم انہیں پہچانیں اور ان سے فائدہ حاصل کریں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۹ جولائی ۱۹۶۸ء صفحہ ۱ تا ۴)

☆......☆......☆